

غسل جنابت کے دو اہم فائدے اور فلسفے

<"xml encoding="UTF-8?">



جدید فقہی مسائل کا حل

غسل جنابت کے دو اہم فائدے اور فلسفے ہیں

1- دانشوروں کی تحقیقات کے مطابق، انسان کے بدن میں دو طرح کے نبائی (رشد پانے والے) اعصاب پائے جاتے ہیں جو بدن کی تمام حرکتوں اور Activities کو کنٹرول کرتے ہیں: ایک Smpatik اعصاب اور دوسرے Parasmpatik اعصاب کی یہ دو رگیں انسان کے پورے بدن میں کنٹرول ہوئی ہیں۔ Smpatik اعصاب کی ذمہ داری بدن کی مختلف مشنیریوں کو تیز کرنا اور Parasmpatik اعصاب کا وظیفہ انہیں سست کرنا ہے کبھی کبھی بدن میں ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جو اس تعادل (میزان) کو خراب کر دیتے ہیں جن میں سے ایک orgasm (یعنی جنسی و شہوانی لذت کی اوج) کی حالت ہے جو عام طور پر مہمانی کے خارج ہونے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ ایسے وقت جو چیز Smpatik اعصاب کو کام کرنے پر مجبور کرتی ہے اور بگڑے ہوئے تعادل کو دوبارہ صحیح کر سکتی ہے وہ پانی کا بدن سے ملنا ہے۔ اور چونکہ orgasm کا اثر بدن کے تمام اعضاء کے اوپر محسوس طریقہ سے دکھائی دیتا ہے لہذا حکم دیا گیا کہ ہمبستری کے بعد یا مہمانی کے خارج ہونے کے بعد پورے بدن کو پانی سے دھویا جائے۔

2- تمام عمر میں بدن کو پاک و صاف رکھنے اور نظافت و پاکیزگی کا خیال رکھنے کے لئے غسل جنابت ایک اسلامی قانون ہے۔ کچھ لوگ ہمیشہ اپنی نظافت و صفائی سے غافل ہو جاتے ہیں لیکن یہ اسلامی حکم انہیں مجبور اور آمادہ و تیار کرتا ہے کہ وہ مختلف فاصلوں میں خود کو دھوئیں اور بدن کو پاک و صاف رکھیں جو کہ صرف حکمت اور فلسفہ کے عنوان سے غسل کھلاتا ہے ورنہ کسی بھی لحاظ سے غسل کے واجب ہونے کا اصلی معیار نہیں ہے۔ کیونکہ غسل ایک واجب تعبدی ہے (یعنی خدا کے حکم کی بنیاد پر ہے) جس میں قربت کا قصد و ارادہ کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے جس نے ابھی تازہ اپنے بدن کو دھویا ہو (یعنی نہایا ہو) اگر اس سے مہمانی خارج ہو جائے تو پھر اسے غسل کرنا ضروری ہے۔ (تفسیر نمونہ، جلد 4، ص 394)۔

غسل کو دو طریقہ سے کیا جاسکتا ہے: ترتیبی اور ارتماسی۔ ترتیبی غسل میں، پہلے سروگردن کو اس کے بعد بدن کے بائیں پھر دائیں حصہ کو دھویا جاتا ہے۔

(یہ جانا ضروری ہے کہ بعضی مراجع حضرات، اعضاء کے دھونے کی ترتیب میں احتیاط واجب کے قائل ہیں۔)

اور ارتماسي غسل ميں يکبار گي پورے بدن کو پاني ميں ڈبو ديا جاتا ہے (جيسے Swimmingpool ميں نہانا)۔ دونوں طريقوں ميں ہاتھ کا پھيرنا ضروري نہيں ہے بلکہ اتنا ہی کہ غسل کي نيت سے پورے بدن پر پاني پہنچ جائے کافی ہے۔ وہ تمام شرطیں جو وضو کے صحيح ہونے کے لئے ضروري ہيں وہي غسل کے صحيح ہونے کے لئے بھي شرط ہيں۔ ليکن کچھ چیزیں وضو سے جدا ہيں:

1- غسل ميں موالات (پے درپے) شرط نہيں ہے۔

2- غسل ميں اوپرسے نيچے کي طرف دھونا ضروري نہيں ہے۔

(البتہ بعضي مراجع (آيت اللہ بھجت) اوپرسے نيچے کي طرف دھونے کو احتياط واجب مانتے ہيں)

3- غسل ميں بدن کي کھال تک پاني کا پہنچنا لازم ہے ليکن وضو ميں اگر بالوں کے اندر سے کھال نظر نہيں آرہي ہو تو پاني کا وہاں تک پہنچانا ضروري نہيں ہے۔

واجب اور مستحب غسلوں کي تمام قسموں کے لئے غسل کرنے کي کيفيت بالکل ايک جيسي ہے اور اس ميں کسی طرح کا کوئي فرق نہيں ہے۔